کرنے شروع کر دیتے ہیں جو گناہ اور ظلم اور سخت قساوت کی حد تک پہنچ جاتے ہیں۔ اسی بنا پر ہماری یہ رائے ہے کہ تمام ڈاکٹروں کو اسٹیبٹ سے کافی وظیفے ملنے چاہئیں اور انہیں مریضوں کا مفت علاج کرنا چاہیے۔

(۷) سائنس کے مختلف شعبوں کے مطالعے میں اسلام کی رہنمائی کیا ہے، اس سوال کا جواب ایک مفصل مضمون چاہتا ہے، مگر میں مختصراً آپ کو اس کے لیے چند اشارے دیتا ہوں۔

سائنس کا جو شعبہ بھی آپ لیں، وہ بہرحال کائنات کے کسی ایک جُز کی ماہیت اور خصوصیات کو اور اُن قوانینِ فطرت کو جو اُس میں کارفرما ہیں، مشاہدے اور تجربے کی مدد سے معلوم کرنا چاہتا ہے۔ اس تحقیق و تجسّس میں دو چیزیں بنیادی اہمیت رکھتی ہیں۔ ایک یہ کہ تحقیق کرنے والا انسان پہلے بحیثیت مجموعی پوری کائنات کا (جس کے کسی جُز پر وہ اپنی توجہ مرکوز کر رہا ہے) ایک صحیح و جامع تصور رکھتا ہو۔ دوسرے یہ کہ وہ خود اپنی حقیقت اور حیثیت کو اور اپنے حدود کو ٹھیک ٹھیک سمجھتا ہو۔ ان دو چیزوں کے بغیر الگ الگ اجزا کی تحقیقات (جو بہرحال صرف تجربہ و مشاہدے میں آنے والے امورِ واقعیہ تک ہی محدود نہیں رہتی بلکہ کسی نہ کسی فلسفیانہ نظریے کی تشکیل بھی کرتی ہے) مشکل ہی سے کسی صحیح نتیجے پر انسان کو پہنچا سکتی ہے۔ اُس کا حاصل، عملی ایجادات سے قطع نظر، فلسفیانہ حیثیت سے اگر کچھ ہے تو یہ کہ ایسی تحقیقات ہمارے مجموعی تصورِ کائنات و انسان کو مکمل اور واضح کرنے کے بجائے اُلٹا ناقص اور مسخ ہی کرتی چلی جائے گی۔

اسلام دراصل ہماری اسی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ وہ ہر قسم کی تحقیقات کے لیے جو نقطۂ آغاز ہم کو دیتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کائنات کو بے خدا فرض کر کے یا بہت سے خداؤں کی رزمگاہ سمجھ کر تحقیق کی ابتدا نہ کرو بلکہ یہ سمجھتے ہوئے اسے دیکھنا شروع کرو کہ یہ ایک خالق کی تخلیق اور ایک قادرِ مطلق کی سلطنت اور ایک حکیم کی دانائی کا کرشمہ ہے۔ دوسرے یہ کہ اپنے آپ کو اور فی الجملہ نوعِ انسانی کو غیر محکوم و غیر مسئول، یا مجبورِ محض، یا مختارِ کل سمجھتے ہوئے مطالعے کی ابتدا نہ کرو بلکہ اس حیثیت سے مطالعہ شروع کرو کہ تم سلطنتِ کائنات میں ایک ایسی رعیت ہو جس کی طرف کچھ اختیار